سوال

(136) ایسے پارکوں میں نماز کا حکم جنہیں بدبودار پانی سے سیراب کیا جاتا ہو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پبلک پارکوں میں نماز پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے کیونکہ انہیں ایسے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے جس سے بدبو اٹھ رہی ہوتی ہے ؟مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ پانی یا تو گٹڑوں کا صاف شدہ پانی ہوتا ہے یا ایسے کنووں کا جن میں ناپاک سیورج کا پانی مل جاتا ہے ۔کیا محکمہ کی طرف سے لوگوں کو ان پارکوں میں نماز ادا کرنے سے منع کیا جاسکتا ہے ؟امید ہے آپ اس مسئلہ کی وضاحت فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں گے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب تک ان پارکوں سے بدبو آتی رہے ان میں نماز صحیح نہ ہوگی کیونکہ نماز کے صحیح ہونے کی شرطوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ جگہ بھی پاک ہو جہاں مسلمان نماز پڑھ رہا ہو،لہذا اگر اس جگہ کوئی پاک صاف کپڑا بچھا کر اس پر نماز پڑھ لی جائے تو نماز صحیح ہوگی لیکن کسی مسلمان کےلئے یہ جائز نہیں کہ وہ پارکوں میں نماز پڑھے ،خواہ اس نے پاک صاف کپڑا ہی کیوں نہ بچھا لیا ہو کیونکہ کہ اس کےلئے واجب یہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر اللہ تعالی کے ان گھروں یعنی مسجدوں میں نماز ادا کرے جن کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

فِى بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرفَعَ وَيُذكَرَ فيهَا اسمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فيهَا بِالغُدُوِّ وَالءاصالِ ٣٦ رِجالٌ لا تُلهيهِم تِجـٰرَةٌ وَلا بَيعٌ عَن ذِكرِ اللَّهِ وَإِقامِ الصَّلوٰةِ وَإيتاءِ الزَّكوٰةِ يَخافونَ يَومًا تَتَقَلَّبُ فيهِ القُلوبُ وَالأَبصـٰرُ ٣٧ لِيَجزِيَهُمُ اللَّهُ أَحسَنَ ما عَمِلوا وَيَزيدَهُم مِن فَضلِهِ وَاللَّهُ يَرزُقُ مَن يَشاءُ بِغَيرِ حِسابٍ (النور۲۴/۳۶۔۳۸)

''ان گھروں میں جن کے بارے میں اللہ تعالی نے حکم فرمایا ہے کہ بلند کئے جائیں اوران میں اللہ کا نام ذکر کیا جائے ،وہاں صبح شام اللہ تعالی کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے ہیں ،ایسے لوگ جنہیں تجارت اورخرید وفروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔تاکہ اللہ ان کو ان کے عملوں کا بہت اچھا (اوبہترین) بدلہ دے اوراپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے اوراللہ جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے ۔''

اور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''جو شخص اذان کی آواز سنے اور پھر مسجد میں نماز

کےلئے نہ آئے تو اس کی نہیں ہوتی الایہ کہ اس کے پاس کوئی (شرعی) عذر ہو۔''اس حدیث کو ابن ماجہ ،دارقطنی،ابن حبان اورحاکم نے روایت کیا اوراس کی سند مسلم شرط کے مطابق ہے ۔

نبی ﷺ سے ایک نابینا شخص نے یہ سوال کیا تھا کہ ''یا رسول اللہ !میرے پاس کوئی معاون نہیں جومجھے مسجد میں لے جایا کرے توکیا میرے لئے گھر میں نماز اداکرنے کی رخصت ہے ؟ ''نبی کریم ﷺ نے اس سے دریافت کیا ''کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ ''اس نے عرض کیا ''جی ہاں ''تو آپ ﷺ نے فرمایا ''پھراس آواز پر لبیک کہو۔ ''اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے اوراس مضمون کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔

محکمہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر واجب ہے کہ وہ لوگوں کو باغوں اورپارکوں میں نماز پڑھنے سے روکے اور مسجدوں میں نماز اداکرنے کا حکم دے تاکہ اللہ تعالی کے حسب ذیل ارشادگرامی :

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ (المائدہ ۵/۲)

''نیکی اورپرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔ ''

اورفرمان باری تعالی :

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ (التوبۃ ۹/۷۱)

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مدد ومعاون اوردوست ہیں۔ وہ اچھے کاموں (بھلائیوں) کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے منع کرتے ہیں۔ ''

اور نبی کریم ﷺ کے حسب ذیل فرمان پر عمل ہوسکے کہ ''تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے مٹادے ،اگراس کی طاقت نہ ہو تواپنی زبان سے (سمجھادے) اوراگراس کی طاقت بھی نہ ہو تواپنے دل سے (اسے برا سمجھے) اوریہ ایمان کا کمزورترین درجہ ہے۔ '' (صحیح مسلم)

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 245

محدث فتویٰ